السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لوگوں میں معمولی بات پر طلاق کا جو کثرت سے استعمال ہورہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے مشروع یہ ہے کہ وہ اپنی اہلیہ یا دیگر لوگوں کے ساتھ نزاع کی صورت میں طلاق سے اجتناب کرے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(أبغض الحلال إلی اللہ عزوجل الطلاق)) (سنن أبي داود))

''اللہ کے ہاں حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''

اور پھر اس کے نتائج بھی چونکہ بہت سنگین ہوتے ہیں اس لئے بھی اس سے اجتناب ضروری ہے۔ طلاق صرف بوقت ضرورت جائز ہے اور اگر طلاق دینے میں مصالح ہوں یا عورت کو اپنے پاس رکھنے میں بہت زیادہ دینی نقصان ہو تو پھر طلاق مستجب ہے اور سنت یہ ہے کہ جب بوقت ضرورت طلاق دینا ہو تو ایک طلاق دی جائے تاکہ بوقت ارادہ عدت میں رجوع ممکن ہو اور عدت ختم ہونے کے بعد نکاح جدید ممکن ہو، اسی طرح یہ بھی مشروع ہے کہ عورت کو حمل کی حالت میں طلاق دی جائے یا اس حالت طہارت میں جس میں اس سے مقاربت نہ کی ہو کیونکہ ابن عمرؓ نے جب اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ رجوع کر لیں، بیوی کو اپنے پاس رکھیں حتی کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اس کے ایام شروع ہوں اور وہ پاک ہو جائے تو اگر چاہیں تو مقاربت کئے بغیر اسے طلاق دے دیں اور فرمایا کہ یہ ہے وہ عدت جس میں اللہ تعالی نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(أن النبی ﷺ، قال لعمر: ((مرہ-یعنی ابنہ عبداللہ-فلیراجعھا ثم لیطلقھا طاہرا أو حاملا)) (صحیح مسلم))

''نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ انہیں یعنی اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دو کہ '' وہ رجوع کر لیں اور پھر اسے حالت طہر یا حالت حمل میں طلاق دیں۔''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض و نفاس یا ایسی حالت طہارت میں جس میں مباشرت کی ہو، عورت کو طلاق دینا جائز نہیں ہے اور یہ تفسیر ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کی:

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ١ ... سورة الطلاق

''اے پیغمبر ﷺ! (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں ان کو طلاق دو۔''

اس طرح یہ بھی جائز نہیں کہ ایک ہی کلمہ کے ساتھ یا ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں اکٹھی دے دی جائیں کیونکہ امام نسائیؒ نے بسند حسن محمود بن لبیدؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ ناراضی کے عالم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

(أیلعب بکتاب اللہ وأنا بین أظہرکم)) (سنن النسائی))

''کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلا (مذاق کیا) جا رہا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔''

اور صحیحین میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں اکٹھی دے دیں تھیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

(فقد عصیت ربک فیما أمرک بہ من طلاق امرأتک)) (صحیح مسلم))

''تجھے بیوی کو طلاق دینے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے تم نے اس کی نافرمانی کی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب